

ماہنامہ

میلیۃ

ماہنامہ اسلامیہ جیل جولائی 2009ء



قادیانوں سے بھر دی اپنے مٹی مارا

رکھیں الاغڑا اور قائمہ عظیم یا کتاں مرہوم میں سکا تیت

انجیر کا مہم سب کا نکات

زہر الدار

000

مکتبہ اہل بیت الرحمن لدیہ انجی

ایسا ممکن نہیں! ایسا ممکن نہیں

تجھ سا خیر البشر وہ جہاں میں کہیں
ہوں رسالت میں ہسر ترے مرطیں
رجحہ وہ جہاں ہے یہ ہستی تری
کوئی تجھ سا جہاں بحر میں ہو نازیں
نام تجھ کو محمدؐ خدا نے دیا
تجھ سے منصب میں ہو کوئی افضل کہیں
یہ زمیں یہ زماں اورگ و غیہ و مٹی
کوئی انسان تجھ سا ہو کامل تریں
مشق کی منزلیں طے ہے کرتا وہی
چھوڑ کر تیرے در کو وہ جائے کہیں
منزلیں مشق کی ساری آساں ہوئیں
بعد تیرے کسی پر ہو میرا یقین
تیری صورت ہے خشنِ خدا کی ہوئی
تیرے انفاس کی ہو کہیں یا نہیں
تیرے ختم نبوت کے اعجاز کا
بعد تیرے بھی آئے خدا کا امیں
تیرے لطف و کرم کی ہو مجھ پہ نظر
خُلد سے دور ہو پھر صیبتِ حزن
ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں!
ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں!
تا قیامت ہے ساری یہ ہستی تری
ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں!
ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں!
سب کا خواہاں ہیں تقدیر میں قسم لڑائیں
ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں!
جس کو ہو بس تری ذات سے آگہی
ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں!
جب سے تیری ادائیں ہیں ایماں ہوئیں
ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں!
تیری خلقتِ خدا آشنائی ہوئی
ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں!
سارے عالم میں ہر سو ہے چڑھا ہوا
ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں!
روزِ محشر ہو تیری شفاعت اگر
ایسا ممکن نہیں، ایسا ممکن نہیں!

ہر اسلامی مہینے کے شروع میں شائع ہوتا ہے۔

فہرست مضامین

- کا دیانوں سے ہم روی اچھ مٹی دارو
- 2 دیانوں سے ہم روی اچھ مٹی دارو
- رخصت ہونے والے کا عظم پاکستان مرحوم میں مکاتبت
- 16 دیانوں سے ہم روی اچھ مٹی دارو
- شب نماز مولوی محمد اسلم
- 21 شب نماز مولوی محمد اسلم
- حقیدہ اور حقیدہ کے فطرت
- 26 حقیدہ اور حقیدہ کے فطرت
- انہماک عظم رب کا نکات
- 38 انہماک عظم رب کا نکات
- اندر کے لوگ
- 45 اندر کے لوگ

جلد نمبر 5

مطابق

شمارہ نمبر 8

مضامین

حضرت مولانا محمد اسلم لدھیانوی
لیڈنگ پوز حضرت مولانا محمد اسلم لدھیانوی

مضامین

حضرت مولانا محمد اسلم لدھیانوی
لیڈنگ پوز حضرت مولانا محمد اسلم لدھیانوی

مضامین

لیڈنگ پوز حضرت مولانا محمد اسلم لدھیانوی

فی شمارہ 20 روپے پاکستان میں سالانہ 200 روپے
سالانہ بدل اشتراک بیرون ملک 40 امریکی ڈالر

نامیہ

محمد اسلم لدھیانوی

نامیہ

محمد اسلم لدھیانوی

کلمۃ الحبیب

قادیانیت سے ہمدردی کی لہجہ میں

قادیانیت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کو اپنا رسول بھیجا ہے

وَمَا مَنَعَنَا إِذَا دَعَا إِلَى اللَّهِ وَتِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ أَنْ نَقُولَ إِنَّهُمْ خَالِكُونَ

گزشتہ چند بار سے "ایمانی میڈیا" میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ من میں کچھ ایسے دلائل اور مضامین شائع ہوا شروع ہو گئے ہیں جنہیں میں بیان دینے والے اور لکھنے والے ہر ایک کا دلیلوں کے ہمراہین کر رہی ہوں۔ لکھنے والے کی پابندی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ کچھ لوگ تو ملامت نہ ہونے کی بنا پر اس کام پر لگا دیئے گئے ہیں اور کچھ لوگ جان بوجھ کر اس مسئلہ کو اچھال رہے ہیں۔ من میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اپنے آپ کو کلمہ مزم کا حامی قرار دیتے ہیں۔

سب سے پہلے اس سلسلے میں بیان دینے کی ہمت اور حاضیہ کی کوکھ میں چٹے والے ایم، کیو، ایم کے سر پر جو خلاف حسین نے سندھ میں ایک کارروائی مرنی کی طاقت کے بیان سے شروع کی۔ حالانکہ اس کا نقل دینی دشمنی کا شکار تھا۔ چنگ، ایم، کیو، ایم، اور قادیانیوں کی سر پرستی کا لحد و بر حاضیہ کی طرف سے ہو رہی ہے اس لیے خلاف حسین سے کسی سبکی کی امید نہیں ہے۔ وہ اپنے کام پر لگے ہوئے ہیں جو کہ من کے آگے کھاتے ان کے ذہن نکالنا ہوا ہے۔

جوتہ مضامین کی شکل میں اس سلسلے میں ہندوئی مضمون مختصر، زبرد و حنا، اسلام کا زمانہ، ایکسپریس میں "دینی ارشد سے ڈاکٹر عبد السلام رحمہ" کے عنوان سے شائع ہوا۔ جس میں ڈاکٹر عبد السلام کارروائی کے ساتھ زیادتی کا ذکر بائیں صفحہ تھا کہ ایک مسلم سائنسدان کے ساتھ اس کے عقیدہ سے اختلاف کی بنیاد پر اس کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ اس کو ہرنے کے بعد وہ مقام نہیں دیا گیا جو کہ اس کا حق تھا۔ اس پر میں نے من کو ایک منجانی تقریر دی سبکی کی طرف سے کوئی جواب نہیں شائع ہوا۔ اس طرح زمانہ، ایکسپریس میں پاکستان کے لیے عدالت قیام دینے والے اشخاص کا تعارف من کی تصاویر کے ساتھ شائع کیا گیا۔ جس میں انہوں نے ڈاکٹر عبد السلام کارروائی کو تسلیم کیا۔ اس پر

اور انہیں دی جائے گی۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اس میں کاروباروں پر پاکستان میں لگائی گئی پابندیاں امر فہرست ہو گئی۔ اگرچہ اس بات کوئی سہل گندہ چکے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آ رہا ہے جس میں کاروباروں سے ہمدردی کی جائے گی۔

فی الحال میں ان باتوں کے متعلق کچھ عرض کر رہا ہوں کہ ارشاد احمد حقانی صاحب کے کالم میں موصوفہ جون فوریٹ کو بھی راجہ فتح خان صاحب نے لکھی ہیں۔ اور میں نے جوہا ارشاد احمد حقانی صاحب کو جو تحریر لکھی مگر انہوں نے اس کو شائع نہیں کیا وہ یہاں دیکھ کر ہانپیں۔

آپ کے کالم موصوفہ جون فوریٹ میں بھی راجہ فتح خان صاحب کا یہ جملہ "قوی ریاست کا مذہبی ریاست تک سطر چھ سطر" اس میں موصوفہ نے پاکستان کو یکو کر ریاست ثابت کرنے کے لیے دلائل دیے ہیں۔ جبکہ وہ دلائل کی بجائے عورتوں کی طرح کوٹے زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔ تاریخ دہائی کا دورانی سے مگر اس قسم کی عقل منی کے قریب سے بھی گزری نہیں گئی۔ ان کے قلم کی ساری جوہر دکھائیاں اس دشمنی کی آڑ لے کر اس مملکت مذہب کی نظریاتی بنیادوں کو نہ صرف کھڑ کر رہے بلکہ ان کو جز سے اکھاڑ کر نکلے ہوئے سے یکو کر لازم کی بنیادوں کی آڑ لے کر رہے ہیں۔ اور اپنے تئیں لوگوں کو تاریخ کے حوالے دیکر اس یکو کر ریاست کو مذہبی ریاست کی طرف دھکیلنے کی سازش کا ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق آپ جیسے متدین مثل علم زیادہ وسیع نظر رکھتے ہیں۔ موصوفہ نے مذہب کو ذاتی معاملہ قرار دے کر کافراؤ اسلام کو مملکت کے امور سے دور رکھنے پر زور دیا ہے۔ اس میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہر مملکت میں مذہب لوگ بھی ہوتے ہیں اس لیے مذہبی حکومت نہیں ہونی چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلے سے موصوفہ نے ایسا مذہب بیان کر دیا ہے۔ جس میں باتوں پر ایسا مذہب کسی دوسری مجلس میں حاصل نہیں ہو گا۔ اگر آپ کے کالم میں دعوت ہو گئی تو آپ کے پاس وہ مذہب ہوں گا۔ جس میں دعوت انجیل کی تحریر میں جس بات پر زیادہ زور دیا گیا ہے "یعنی مسئلہ کاروباریت" اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ یہاں مسئلہ ہے کہ اس سے موصوفہ کی تحریر کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

راجہ صاحب نے اس میں سب سے زیادہ کاروباریت کی مصلحت کا ذکر کر دیا ہے۔ موصوفہ نے "لامذہبیت" کی آڑ لے کر اپنے قسمی جوہر دکھائے ہیں۔ جو ساتھ ساتھ اپنے آپ کو تاریخ میں بافتح نظر ظاہر کیا ہے۔ جبکہ میرا مذہب موصوفہ کی اس سلسلہ میں مصلحت نہ ہونے کے برابر ہیں۔

آج کل کاروباری سے زیادہ اس سے اپنے آپ کو آجاکر کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ملک میں سیاسی حالات اور ایسی کے فرقہ وارانہ فسادات کے رنگ کو دیکھ کر اپنے لیے نکلنے والوں

میں سے ہمدردی کر کے ان سے مناسبتیں سمجھا رہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی کچھ کام نگاروں نے یہی کچھ کیا ہے۔

قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بارے میں فیصلے کو (جو کہ ۱۹۷۹ء میں مستند طور پر دو اقساموں پر تقریباً پچاس برس ہوئے کو ہیں۔ اس دور میں کئی نسل آچکی ہے جس کو حالات کی پوری خبر نہیں ہے یا جن لوگوں کو علم بھی ہے مگر وہ لوگ اس طرف متوجہ نہیں ہیں اس لیے قادیانی کئی نسل کی بے خبری اور پرانے لوگوں کے لہجوں کی بنا پر ویسے لوگوں سے کام لے رہے ہیں۔ چونکہ یہ باتیں آپ کے عقیدہ و کلام میں شامل ہوتی ہیں اور اکثر لوگ آپ کے اس عقیدہ و کلام کو حجت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، جس کی وجہ سے عقیدہ و لوگ گمراہی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس لیے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ کے اور پیر موصوف کی تاریخ دینی کی اصلیت لوگوں پر ظاہر کر دی جائے۔ ضرور ہو سکتا ہے کہ موصوف کو بھی ان باتوں کا صحیح علم نہ ہو مگر یہ اس تحریر سے موصوف کو قادیانی مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

دوسرے مسائل کے قادیانی مسئلہ میں چند باتیں لکھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ قادیانیوں پر کفر کا لٹوئی صرف مولویوں نے دیا اس ثواب میں اہل مسلمان شامل نہیں۔ دوسرے یہ کہ قادیانی مسئلہ جیسے پاکستان بننے کے بعد ہی اٹھایا گیا تھا اس سے پہلے نہیں تھا۔ تیسرے یہ کہ قادیانیوں نے من حیث الہدایت قیام پاکستان کے مطالبے کی حمایت کی تھی۔ چوتھے یہ کہ ۱۹۷۹ء کی تحریک جماعت اسلامی نے قادیانی نیز یہ کہ قادیانیوں کو قومی اسمبلی میں شامل نہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اسی قسم کی کچھ باتیں بھی مناسبت کی ہیں۔ ان کا جواب بھی مختصر طور پر دینے کی کوشش کر رہا ہوں۔

دوسرے مسائل کو شاید یہ غلط فہمی ہے کہ مولوی کے پاس تحریک سازی کی مشین ہے۔ حالانکہ مولوی لوگوں کو کافر نہیں مانتا بلکہ کافر مانتا ہے۔ جیسے ایک ڈاکٹر کسی کو بیمار مانتا ہے یا دانا نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا لٹوئی اس کے عقائد اور اس کے کفر یہ دونوں کی بنیاد پر ملا جلی نے دیا۔ یہ فتویٰ سب سے پہلے خانہ ابن عباس، لدھیانہ کے بزرگوں حضرت مولانا محمد لدھیانوی، حضرت مولانا عبدالحق لدھیانوی، حضرت مولانا عبد اللہ لدھیانوی نے ۱۹۷۹ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر یہ دونوں کی بنا پر دیا۔ اس وقت ملا، میں سے ایک کثیر طبقہ نے اس کفر کے فتوے کی مخالفت بھی کی تھی۔ جس میں وجہ ہند کی کتب فکر کی طرف سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا اہل حدیث میں مولانا محمد حسین ہالوی نے اس فتوے کی حسن نیت کی بنیاد پر مخالفت کی۔ اس سلسلے میں ان حضرات میں باقاعدہ ملاقاتوں میں بحث بھی ہوئی اور علمی بحث و کتابت بھی ہوئی۔ کسی کو کافر مانتا مانتا آسان نہیں، یہ اہل علم ہی جانتے

ہیں۔ تقریباً چھ سات سال تک آپس میں مباحثہ و تحقیق کے بعد ۱۹۶۰ء میں گفر کے قاتل کے خلاف فریق نے بھی مرزا کا دیوانی کے تحریرہ اتفاق کر لیا۔ کیونکہ ان حضرات پر مرزا کا دلائل و ہد کا دیوانی کا عمل فریب آشکار ہو گیا تھا۔ اس سے ملازم کی اصرار و کوشش صاف ظاہر ہے کہ قاتل کے مخالفت کرنے والے علماء نے تحقیق کا راستہ نہیں چھوڑا۔ جب ان حضرات کو مرزا کا دلائل و ہد کا دیوانی کے مقابلہ گفر یہ کی تحقیق ہو گئی تو پھر گفر کا قاتل دیا۔ ملازم حیدر نے اسباب قریب مولمیں ہونے کے مرزا کا دیوانی کو زیادہ جاننے تھے اس لیے ان کو گفر کا قاتل دینے میں تردد نہ تھا۔ پھر بھی ملازم کی تحقیق میں مرزا کا دیوانی کا گفر نہ ہر تاویلی بات ہے کہ ملازم حیدر نے بھی اپنے گفر کا قاتل دیا۔ وہیں ملے لیتے۔ یہ ملازم کا افساس ہی ہے کہ وہ اس امر میں نہیں۔

یہ بات جیسے دھڑلے سے کہی ہو، کبھی باری ہے کہ وہ لوگوں نے کادیانوں کو کانٹا دیا ہے۔ کوئی اس بات کی طرف نہیں آتا کہ مرزا کا دیاتی نے پوری امت مسلمہ کے متعلق کیا کیا ہوا اور وجہ سے کہیں سے ہیں۔ سوائے یہ کہ کیا مرزا کا دیاتی نے اپنے زمانے میں لوگوں کو کانٹا نہیں کیا؟ مرزا کا دیاتی نے نہ صرف کانٹا بلکہ ان کا تاج سے اپنے زمانے میں لوگوں کو اٹا جے ان کو ۱۸۷۱ء کو فرما کر راتے دیں۔ آپ کے کام کی جلدی ہو، مانتے مگر چہ اس بات کا افسوس کرتی ہے کہ مرزا کا دیاتی کے یہ الفاظ اس میں دقت نہ کیے جائیں مگر مجبوراً انتشار کے ساتھ ان کو نظر عام پر لانا نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔

مرزا کا نام احمد کاویانی ہے۔ انھیں کے خالق لکھتا ہے۔ کہ انھوں نے مسلمانوں کو اسلام سے
 انصاف و مساوات میں دو وہیں الاکتاف میرے مخالف جنکوں کے ساتھ جو گئے اور ان کی قومیں
 کتیبوں سے یاد رکھیں۔ (انجم لکھتا ہے صفحہ ۱۵۴)۔ مرزا کاویانی (ایک اور جگہ لکھتا ہے۔) نہایت کتبہ
 بنظر انہا کل مسلم و مسلمہ بعض الطبعہ المردہ و بعض من معارفہا و بطنی و بصادق
 و غیر لی الاخرہ انصاف۔ میری حق کتابوں کو یہ مسلمان مرد و زنان محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان
 کے علوم و معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں مگر میری تعظیم و تہمت حق سے وہ لوگ گرجا میں ہیں جو کفر و
 کے لئے ہیں (جہلیا کا یہ ترجمہ مرزا صاحب نے خود کیا ہے۔) دیکھتے تو انہی صفحہ ۱۵۴۔ مرزا کاویانی
 احمد کاویانی۔ آئینہ کمال ہے صفحہ ۱۵۴۔ مرزا صاحب کاویانی (ایک اور جگہ لکھتا ہے۔) جو ہماری حق کا
 قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ملکہ الحرام ہے یا شوق ہے اور وہ جاہلی زبانوں نہیں۔ (انوار
 الاسلام صفحہ ۱۵۴)۔ مرزا کاویانی)

یہ میں نے بطور نمونہ مرزا کا دیانی کا اختلافی پہلو ذکر کیا ہے۔ جو کہ اس نے ان لوگوں کے متعلق فرمایا ہے جو اس کو نبی نہیں مانتے۔ مگر رہنما خان صاحب مرزا کا دیانی کو نبی نہیں مانتے تو اپنے آپ کو بھی ان خطبات میں سے جس کو پتہ نہ فرما میں اس کا وہی قرآن و حکم کا دیانیوں کے حق میں جو چاہے لکھیں۔

رہنما صاحب کا ہر وہ ہے کہ یہ صرف ملا اس کا مسئلہ ہے۔ جبکہ حقائق یہ ہیں کہ اس مسئلہ میں دو مسلمان بھی پیش پیش رہے جو کہ لبرل یا حدت پسند کہلاتے ہیں۔ جس میں علامہ اقبال کا نام سرفہرست ہے۔ علامہ اقبال ایک ایسی شخصیت تھے جو کہ تقریباً تمام اہل اسلام کے لیے مشفق تھے۔ وہ حد یہ تعلیم یافتہ طبقہ کے سرخیل تھے۔ کا دیانی مسئلہ میں انہوں نے بھی کوئی چپ نہیں دکھائی۔ کا دیانیوں کی فریب کاری کا یہ وہ سب سے پہلے انہوں نے ہی چابک کیا۔ شروع شروع میں ڈاکٹر اقبال سمیت حد یہ تعلیم یافتہ طبقہ کا دیانیوں کو مسلمانوں کے لیے نقصان دہ نہ سمجھتا تھا۔ علامہ اقبال نے (۱۹۳۱ء) میں تحریک کشمیر کے موقع پر کا دیانیوں کو ترہیب سے دیکھا تو ان پر کا دیانیوں کا داخل ظاہر ہوا۔ تحریک کشمیر میں کا دیانیوں نے کشمیری نہیں بنا کر اس پر قبضہ کر لیا۔ اس کا صدر کا دیانی گردو کا سربراہ اور مرزا بشیر الدین محمود لودھی گردو سے سیکرٹری عبدالرحیم درویش بنایا۔ مقصد یہ تھا کہ کشمیر کے مسلمانوں کی بددعویٰ کی آڑ میں کشمیری مسلمانوں کو کا دیانی بنایا جائے۔ ڈاکٹر اقبال نے اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے "کا دیانیوں کو کشمیری نہیں سے علیحدہ کر دیا اور خود کشمیر نہیں کے صدر بن گئے۔ اور پھر لندن کو لے کر کالکٹ میں شرکت کے لیے جاتے ہوئے تحریک کشمیر مجلس احمد اسلام کے سربراہ بن گئے۔ اور پھر ایک موقع پر اقبال نے کہا کہ میں نے تحریک کشمیر کو مجلس احمد اسلام کے سربراہ بننے کے لیے کام دیا نہیں کیا۔

ڈاکٹر اقبال نے ۱۹۳۵ء میں "ادیانیت کی ترقی میں" کا دیانیت اور صحیح عقیدہ مسلمانوں کے عنوان سے انگریزی میں ایک مضمون لکھا۔ جو کہ اس وقت کے مختلف اخباروں مثلاً "ڈیلیٹرن" "انڈین پوسٹ" "سٹار آف انڈیا" "گلٹ" "کنک" "انڈین" وغیرہ میں شائع ہوا۔ اس کے علاوہ اردو اخباروں میں بھی اس کا ترجمہ شائع ہوا۔ اس پر کا دیانی منبردار نے شروع شروع میں اقبال کے خلاف مضامین لکھے۔ اس وقت کسی بھی لبرل نامی مسلمان نے کا دیانیوں کی حمایت نہیں کی۔ اگر کوئی کا دیانیوں کے حق میں میدان میں آیا تو وہ چند تہ جو میر لال نہرو کی ذات تھی۔ چند تہ جو میر لال نہروں نے اپنے انگریزی مضامین بعنوان "اتحاد اسلام" اقبال کے مضمون پر تبصرہ "جو گلٹ" کے رسالے "ماڈرن ریویو" میں نمبر

۱۹۴۷ء میں شائع ہوئے اقبال کے نظریہ کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ڈاکٹر اقبال نے جوہر لال نہرو کے مضامین کا نہایت جامع جواب بعنوان ”اسلام اور احمدیت“ تحریر کیا جو پھر دو روزہ اخبار ”اسلام“ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا۔ جوہر لال نہرو اور اقبال میں اس مسئلہ پر کئی کتابت بھی ہوئی۔ جس کا نتیجہ ملی جواب دینے کے بعد ڈاکٹر اقبال نے کانپور میں کے مذہبی اور سیاسی رویہ کا تجزیہ کرتے ہوئے مورخہ ۱۲ جون ۱۹۴۷ء میں جوہر لال نہرو کو لکھا کہ ”میرے ذہن میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ احمدی اسلام اور ہندو متان دونوں کے ضد ہیں“ (دیکھیے اقبال کے بیانات اور تحریریں مرحوم لطیف احمد شیرانی صفحہ ۳۰) کانپوریوں کی اسلام اور ملک کی ضد دہی کے متعلق یہ الفاظ کسی ماں کے نہیں بلکہ اس شخص کے ہیں جس کو پاکستان کا نظریاتی دانی کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اقبال نے باقاعدہ دو ایک مضمون اس عنوان سے لکھا کہ حکومت کانپوریوں کے ایک اہل جماعت تسلیم کرے۔ اس میں اقبال نے ان الفاظ میں مطالبہ کیا۔

”کانپوریوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر جوہریوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک کیابیت کا اعلان کر کے اختیار کی ہے۔ خواہ حکومت کانپور سے کہ وہ کانپوریوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا انکار کرتے ہوئے آئینی قدم اٹھائے۔ مگر اس کا انکار نہ کرے کہ مسلمان کب مطالبہ کرتے ہیں۔ اور مجھے اس احساس میں حکومت کے سکھوں کے متعلق وہ یہ سے بھی قنوت ملی۔ سکھ ۱۹۱۵ء تک آئینی طور پر علیحدہ سیاسی جماعت تصور نہیں کئے جاتے تھے۔ لیکن اس کے بعد ایک علیحدہ جماعت تسلیم کر لئے گئے۔ کانپوریوں نے کوئی مطالبہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ لاہور کانگریس نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ سکھ ہندو ہیں۔“

اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں۔ یعنی وحدت الوجودیت پر ایمان۔ انبیاء پر ایمان۔ اور رسول کریم ﷺ کی ختم رسالت پر ایمان۔ جدا فصل یہ آخری تین میں وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان جبراً امتیاز ہے۔ اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ کوئی فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً یہ وہ وہ ہے جو حقین رکھتے ہیں۔ اور رسول کریم ﷺ کو کھدا کا خلیفہ مانتے ہیں۔ لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شامل نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ کانپوریوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعہ حق کے تسلط پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور رسول کریم ﷺ کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ یہاں تک مجھے معلوم ہے۔ کوئی مسلمان فرد اس جدا فصل کو معذور کرنے کی جرات نہیں کر سکا۔ میری حق میں ”یہاں“ نے ختم نبوت کے اصول کو معرکہ جیتا۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ اہل جماعت ہیں۔ اور

[illegible]

[illegible]

میں نے سنا ہے کہ میں نے ایک صاحب کو دیکھا تھا جو کہ ایک بار
اسلام آباد میں تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے ایک بار
اس سے ملنے کا ارادہ کیا ہے۔

[illegible][illegible]

میں نے بھی نہ چاہیہ۔ نہ جانتی تھی کہ میں اس سے بے وفائی کر رہی ہوں۔ یا نہ تو اس سے پہلے اس کا نام نہ لے کر اس سے بات نہ کرتی تھی۔ یا اس سے پہلے اس سے بات نہ کرتی تھی۔ یا اس سے پہلے اس سے بات نہ کرتی تھی۔

[illegible][illegible]

میں۔ اور یہ کہ ان کے پاس ہے (۱) حق تعالیٰ کا یہ کہ

[illegible][illegible]

کامیابی سے دوسرے کام نہ کر لے۔ جسے شکر کا عروج و قسٹ مل رہا تھا۔ اس لیے کہ یہ نئے عروج میں دوسرے کام نہ کرے۔ اس لیے کہ یہ نئے عروج میں دوسرے کام نہ کرے۔ اس لیے کہ یہ نئے عروج میں دوسرے کام نہ کرے۔

۱۳ اگست ۱۹۴۷ء کو جب پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو دس ہزار سیکھڑوں قوم حالات کی برکت کو دیکھتے ہوئے
۱۴ اگست سے پہلے ہی شریکِ مہاجرین سے مغربی پنجاب میں محفوظ ٹھکانوں پر منتقل کئے گئے تھے۔ مگر، یکس لاکھ لاکھ خانہ بدوش اور ہزار
ہزار لاکھ بے گھر اور بے گھر خانہ بدوشوں کی نقل و حرکت عام کم بود و مضرت کشور کے شروع میں
پاکستان آئے۔ پاکستان میں پہلے پہل شیخ فضلہ علی صاحبزادہ مولانا کے ہاتھوں سے حکومت برقرار رہی۔ ان کے
جانشین صاحبزادہ محمد علی صاحبزادہ مولانا صاحبزادہ مولانا صاحبزادہ مولانا صاحبزادہ مولانا صاحبزادہ مولانا
پاکستان تشریف لائے تھے۔ پاکستان میں، بے گھر خانہ بدوشوں کی نقل و حرکت عام کم بود و مضرت کشور کے شروع میں
پاکستان آئے۔ پاکستان میں، بے گھر خانہ بدوشوں کی نقل و حرکت عام کم بود و مضرت کشور کے شروع میں

میں نے ان کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے

[illegible]

مجلس شورای اسلامی

[illegible]

۱۔ کہتا تھا کہ مٹی کا وہ سے سڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں مٹی کو کھانسی سے کھینچ کر
اُس سے تھپا کر مٹی حاصل کی جاتی ہے۔ یہ مٹی مٹی کی مٹی ہے۔ اس لئے کہ
اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔

() "قوتی قلمی مرتب : مکتوبه ساجده"

(۶) میں نے یہ سب سنا کر حیران رہ گیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ سب سنا کر حیران رہ گیا تھا۔

[illegible]

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ اگرچہ ہم نے یہ بات کہہ دی ہے کہ "ہم نے یہ بات کہہ دی ہے کہ"۔

مہم قلمدار - مجھ سے یہ غصہ نہیں ہے۔ بلکہ اپنے سے غصہ کیا ہے جس سے اس مسئلہ کا مطالبہ کسی یا جب تک کہ وہ اس سے تعلق نہ ہو اس میں ٹکھے اور جس سے اس قسم کے مطالبے کی قدر بخیر سمجھتا ہوں۔

[illegible]

شب برأت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ شب برأت کی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے اعمال کا حساب لیا ہے۔ اس لیے اس شب کو "شب برأت" کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب القدر" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب النور" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔

اس شب کو "شب برأت" کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب القدر" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب النور" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔

(۱) اس شب کو "شب برأت" کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب القدر" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب النور" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔

(۲) اس شب کو "شب برأت" کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب القدر" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب النور" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔

(۳) اس شب کو "شب برأت" کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب القدر" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب النور" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔

اس شب کو "شب برأت" کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب القدر" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب النور" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔

ان اہل اللہ کے لیے یہ شب برکت کا ہے۔

اس شب کو "شب برأت" کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب القدر" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب النور" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب کو "شب البرکات" بھی کہا جاتا ہے۔

عقیدہ توحید..... تقاضائے فطرت

[illegible]

جس کے معنی

[illegible]

شکے، مان

ماہنامہ "مابعد" میں یہ عنوان "سپیشل" کے تحت شائع ہوا ہے۔ اس سے قبل
مئی ۱۹۷۱ء کے شمارے میں بھی شائع ہوا تھا۔

[illegible]

(۲) - مقید و نامقید : مقید یعنی در بعضی موارد و نامقید یعنی در همه موارد

تین سالہ سنی مسجد میں سے ایک ہے۔ مولانا کا شمار فقہ حنفی میں ہوتا ہے وہ اپنی جامعیت میں
 غیر امتداد پذیر ہے۔ ان کے عقائد میں کئی مسائل کے خلاف ہیں جن میں سے کچھ
 مقامات میں طریقیہ کا عمل ہوا ہے۔ مثلاً مسجد میں ان کے عقائد میں کچھ
 مقامات میں طریقیہ کا عمل ہوا ہے۔ مثلاً مسجد میں ان کے عقائد میں کچھ
 مقامات میں طریقیہ کا عمل ہوا ہے۔ مثلاً مسجد میں ان کے عقائد میں کچھ
 مقامات میں طریقیہ کا عمل ہوا ہے۔ مثلاً مسجد میں ان کے عقائد میں کچھ

سنت و رتو علی

ماہرین یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی باتوں میں کچھ حقائق ہیں جن کو
 ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق

ان کے عقائد میں کچھ حقائق ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق

قابل کے اہل

ماہرین یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی باتوں میں کچھ حقائق ہیں جن کو
 ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق
 ہیں جن کو ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے پر تو اس میں کچھ حقائق

[illegible]

میں ہوں۔ مثنوی سے نقل مائیں طاعت تھا۔۔۔ چلی، پٹ میں نوسل آپوں
 دیات میں۔۔۔ اور یہ کسی مہمات۔۔۔ دینی شہ کے لنگر سے۔۔۔ دیکھتا تھا۔۔۔ میں دیکھتا تھا۔۔۔
 چلی دیکھتا تھا۔۔۔ دیکھتا تھا۔۔۔ دیکھتا تھا۔۔۔ دیکھتا تھا۔۔۔ دیکھتا تھا۔۔۔
 دیکھتا تھا۔۔۔ دیکھتا تھا۔۔۔ دیکھتا تھا۔۔۔ دیکھتا تھا۔۔۔ دیکھتا تھا۔۔۔

نہ دے گا۔ مگر یہ ایک عمدہ پڑھنے والا ہے۔ وہ ایک سب سے زیادہ سب سے زیادہ
میں جاتا ہے۔ وہ ایک سب سے زیادہ سب سے زیادہ سب سے زیادہ سب سے زیادہ
بہت زیادہ سب سے زیادہ سب سے زیادہ سب سے زیادہ سب سے زیادہ سب سے زیادہ
بہت زیادہ سب سے زیادہ سب سے زیادہ سب سے زیادہ سب سے زیادہ سب سے زیادہ

مجلسِ برکت ہے، مالکِ دین، پیرِ حق ہے، یہ ہے جو جگہ ہے یا رات کو
 اس لیے کہ یہ جگہ ہے جو نہایت اعلیٰ اور بڑی ہے، یہ فیصل ہے
 عاجز ہے کہ اس میں کتابِ کلید، قرآن، عترت، لایا، منی، کربلا، تاب، طواف
 کربلا، جگہ اس لیے کہ یہ جگہ ہے جو

شرعیین و فاضل

[illegible]

سبحانك يا ذا الجلال والإكرام

کہاں " میں نے کہا " تم کی بات " یہ " چاہو تو " میں نے کہا " یہاں سے نہ گئے۔

میں نے کہا " تم کی بات " یہ " چاہو تو " میں نے کہا " یہاں سے نہ گئے۔

میں نے کہا " تم کی بات " یہ " چاہو تو " میں نے کہا " یہاں سے نہ گئے۔

میں نے کہا " تم کی بات " یہ " چاہو تو " میں نے کہا " یہاں سے نہ گئے۔

مشرکین عرب کے اعمال خیر

میں نے کہا " تم کی بات " یہ " چاہو تو " میں نے کہا " یہاں سے نہ گئے۔

[illegible][illegible]

دے

[illegible]

مسلک اعلیٰ : یہ ہیں باتوں کی سب سے اعلیٰ حالت کا یہ کہ ست اس بات سے تباہ عالم
خلقی و انسانی کا ہوا ہے کہ میں اپنے افسانہ و افسانہ کا عالم سے تباہ
کے پیچھے سامنے تیرے ہیں کہ یہ میں نے افسانہ کا عالم سے تباہ
عالم سے تباہ مختلف ہے کہ میں نے افسانہ کا عالم سے تباہ
تباہ ہے کہ میں نے افسانہ کا عالم سے تباہ
کے باوجود کہ میں نے افسانہ کا عالم سے تباہ

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۔ آپ کی سوتیلی بہن نے کہا: "کیا تم نے اس سے کچھ نہیں سنا؟"

ماہنامہ نسل و نژاد

[illegible]

خلاق و رہبر سہیل

[illegible]

متعلقہ مسائل کے حوالے سے

یہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے سامنے ایک بڑا سا دروازہ تھا۔ میں نے اس دروازے پر دستکوب دیا تو وہ کھل گیا۔ میں نے اندر داخل ہوا تو وہاں ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک بڑا سا میز تھا۔ میز کے گرد کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے سلام کیا تو انہوں نے مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہاں تو ایک بڑا سا کام چل رہا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے یہاں تو ایک بڑا سا کام دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں تو ایک بڑا سا کام چل رہا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے یہاں تو ایک بڑا سا کام دیکھا ہے۔

[illegible]

۱۰۰

[illegible]

فائنات ورہ جیسے جوا

یہ سب باتیں سن کر وہ بہت غصہ ہوا اور اس نے کہا کہ میں نے تم کو یہ سب باتیں سن کر بہت غصہ ہوا ہے۔

.....

روم و۔ لکھنؤ میں آئے تھے۔ "میں نے وہ جہاں بہت مند ہے" یہ بات سنی ہے۔ "میں
 بھی لکھنؤ میں رہتا ہوں" ان کا کہنا ہے۔

۱-۲-۳-۴-۵

یہاں یہ سادہ ہے۔ یہ معلوم ہے کہ اس کی تعلیم کی بات ہے۔ یہ
 ہے کہ اس کی تعلیم ہے۔ یہ سب کا ہے۔ یہ اس کی تعلیم ہے۔ یہ
 ہے کہ اس کی تعلیم ہے۔ یہ سب کا ہے۔ یہ اس کی تعلیم ہے۔ یہ
 ہے کہ اس کی تعلیم ہے۔ یہ سب کا ہے۔ یہ اس کی تعلیم ہے۔ یہ
 ہے کہ اس کی تعلیم ہے۔ یہ سب کا ہے۔ یہ اس کی تعلیم ہے۔ یہ
 ہے کہ اس کی تعلیم ہے۔ یہ سب کا ہے۔ یہ اس کی تعلیم ہے۔ یہ

میں نے افسانہ لکھنا شروع کیا۔

تو وہ کہہ کر چلی گئی وہ سب کے لئے "میرا خیال یہ ہے کہ میں اپنی دکان میں لکڑی کی
قصبہ کاغذ کی دکان میں سے جو کچھ "میرا خیال" کا نام ہے، اس کا نام رکھ دوں گا۔ جب
میں اس میں آؤں گا، تو اس میں سے جو کچھ "میرا خیال" کا نام ہے، اس کا نام رکھ دوں گا۔
اس کا نام رکھ دوں گا، اس کا نام رکھ دوں گا، اس کا نام رکھ دوں گا۔ اس کا نام رکھ دوں گا۔
اس کا نام رکھ دوں گا۔ اس کا نام رکھ دوں گا۔ اس کا نام رکھ دوں گا۔ اس کا نام رکھ دوں گا۔

[illegible][illegible]

فوق مذکورہ تمام باتوں پر غور کیا گیا ہے اور اس کے نتیجے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ

مجلس

[illegible][illegible]

وہ نام میں ہے۔ لے گیا تھا۔ نے ہے گیا ہے۔ بہت لا گیا ہے۔ وہ
 وہ گیا ہے۔ نے ہے گیا ہے۔ بہت لا گیا ہے۔ وہ
 میں ہے گیا ہے۔ نے ہے گیا ہے۔ بہت لا گیا ہے۔ وہ

ان کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کے پاس ایک بڑی سی فہم فہم ہے۔

[illegible]

۱۰۰۰ روپے کا ایک نوٹ ہے۔ یہ نوٹ ۱۰۰ روپے کے نوٹوں کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نوٹ ۱۰۰ روپے کے نوٹوں کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔

[illegible]

یہاں سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جو شخص کسی اور شخص سے ملتا ہے وہ اس سے ملنے کے لیے اس شخص کے پاس جاتا ہے۔ اگر وہ شخص اس کے پاس نہیں آتا تو اس کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی اور شخص سے ملنا چاہتا ہے تو اس کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی اور شخص سے ملنا چاہتا ہے تو اس کے پاس جانا پڑتا ہے۔

۱۔ چکا چوکھڑا۔ ۲۔ ملہ علم، ۳۔ وہاں قضاوت، ۴۔ وہاں کے رہا

اکتب لکھنؤ میں
 پتہ : لکھنؤ میں
 لکھنؤ میں
 لکھنؤ میں

حسب علمہ فی نظرہ نیکہ
مقاصد علیہ الفہم الرحیم

[illegible]

در مورد باقی اینها است - به این است که در اینها چشم عالم علمیه است که در این

[illegible][illegible]

مرزا کا چاہنا تھا کہ وہ مرزا سے ملے۔ مرزا کا جواب تھا کہ وہ مرزا سے ملے گا۔ مرزا کا جواب تھا کہ وہ مرزا سے ملے گا۔

پانچویں ماہ کو شہرِ حبشہ کی وقت و سب سے پہلے میں پتھر سے لٹا،
مگر وہ نہ ہو سکا۔ یہاں پہنچ کر وہ بھی مٹی کے گچے سے لپٹے ہوئے تھا۔
مگر وہی شہر کی عورتیں وہاں آئیں مگر وہی نہیں۔ (یہ تہذیبی)

(۵۵)

مہرِ بھائی و کتابت کے علم، یا ایسی ہی۔ یہ ایک متحدہ تہذیب کا علم
جس کی عورتوں کے حصہ میں نہ تھا۔ بلکہ ان کے لیے یہ شہر کی عورت
نہیں ہو سکتی۔

مٹی کی چیز جو تہذیب کی

وہ تہذیب کی یہ کتابت و کتابت کے علم، یا ایسی ہی۔ یہ ایک متحدہ تہذیب کا علم
جس کی عورتوں کے حصہ میں نہ تھا۔ بلکہ ان کے لیے یہ شہر کی عورت
نہیں ہو سکتی۔

مہرِ بھائی و کتابت کے علم، یا ایسی ہی۔

مہرِ بھائی و کتابت کے علم، یا ایسی ہی۔ یہ ایک متحدہ تہذیب کا علم
جس کی عورتوں کے حصہ میں نہ تھا۔ بلکہ ان کے لیے یہ شہر کی عورت
نہیں ہو سکتی۔

مہرِ بھائی و کتابت کے علم، یا ایسی ہی۔ یہ ایک متحدہ تہذیب کا علم
جس کی عورتوں کے حصہ میں نہ تھا۔ بلکہ ان کے لیے یہ شہر کی عورت
نہیں ہو سکتی۔

یہ تہذیب کا علم، یا ایسی ہی۔ یہ ایک متحدہ تہذیب کا علم
جس کی عورتوں کے حصہ میں نہ تھا۔ بلکہ ان کے لیے یہ شہر کی عورت
نہیں ہو سکتی۔

ملی گئے۔

کے دو جب تک ہنگری سے ہوتے ہیں اس سے وہ طاقت پناہی میں ہوتا ہے۔
 ایک وہ طاقت پناہی میں ہوتا ہے کہ یہ طاقت پناہی میں ہوتا ہے
 کا طاقت پناہی میں ہوتا ہے کہ یہ طاقت پناہی میں ہوتا ہے
 اس سے طاقت پناہی میں ہوتا ہے کہ یہ طاقت پناہی میں ہوتا ہے
 طاقت پناہی میں ہوتا ہے کہ یہ طاقت پناہی میں ہوتا ہے

LOVE YOU

$$u + t \leq 1 - \frac{1}{2} \epsilon$$

I CAN WHAT I WILL DO.

١٠٠٠

YES I AM HAPPY

انجمن

I AM WITH YOU

$$u^{\alpha} = \frac{1}{\sqrt{1 - v^2/c^2}} \left(1, \frac{v}{c} \right)$$

(بسم الله الرحمن الرحيم)

پانچویں حصہ میں یہ بیان ہے کہ "وَقَدْ جَاءَتْكُمْ مَوَدَّةٌ مِنْ رَبِّكُمْ يَتَذَكَّرُ بِهَا الْقَوْمُ الْغَافِلُونَ" (۱۹)۔
 اس آیت میں "مَوَدَّةٌ" (مدد) کے معنی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو اپنی قوم کے لیے بھیجا ہے۔
 یہ مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اس کی مخلوق کو ہدایت دینے کے لیے بھیجتا ہے۔
 اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "یہ مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اس کی مخلوق کو ہدایت دینے کے لیے بھیجتا ہے۔"
 اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "یہ مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اس کی مخلوق کو ہدایت دینے کے لیے بھیجتا ہے۔"
 اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "یہ مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اس کی مخلوق کو ہدایت دینے کے لیے بھیجتا ہے۔"
 اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "یہ مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اس کی مخلوق کو ہدایت دینے کے لیے بھیجتا ہے۔"

عقروں کی طرف سے یہ کہہ دیا کہ یہ سب باتیں میں سناؤں گا تو میں تم سے بددش
میں نہیں آؤں گا۔ اور میری ماں نے اس سے کہہ دیا کہ میں تم سے بددش نہیں آؤں گا۔ (تاریخ)

[illegible][illegible][illegible]

تپ (شیریں) اور تھوڑا سا پانی ملا کر پی لے گا۔ اس سے دل بہل جائیگا۔

— اُنکے لئے۔ میں نے تجھے یہ باتیں سننے سے روک دیا۔

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵)

[illegible]

آپ کو یہ بات یاد رہے کہ یہ باتیں صرف اس وقت ہی کہیں گے جب کہ آپ کو یہ باتیں یاد رہیں۔

ماہیت : یاد : آواز : نام : جس

۱۹۹۰ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے

اندر کے لوگ

نائب الرئيس العام

[illegible]

۱۔ یہ قیود ہیں، کہ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور شخص کی تعریف کی تو یہ بڑا کم
 اور بڑا گنہگار ہو گا۔ یہ قیود بھی تو ہیں، جو ہر مسلمان پر لازم ہیں۔ ہر مسلمان کو
 ان کے لوگوں کے ساتھ چاہیے کہ ان کے لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے، جو وہی کامی
 ہے۔ یہ بھی قیود ہیں، کہ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور شخص کی تعریف کی تو یہ بڑا کم

گاہوں کے بارے میں افون مسلمانوں کو مخالفانہ روشدین کی بدایات اور حضرت فاروق اعظمؓ کے بیت المقدس کے ملحقہ جیسائی کلیسا میں امن کی خواہش کے باوجود نماز پڑھنے سے انکار اور اس پر فرمائے گئے ارشاد کا مطالعہ کر لیا جائے۔

اسی طرح کابل مسجد کی خاثر بیعت کی پرامن تحریک جس کے راہنماؤں سے اطراف کے لوگ اپنے فیصلے کرانے کے لئے آئے تھے تو ”اند کے لوگوں“ نے ایک مالک کو جبری طور پر دین دار بنانے کی کوشش اور اس پر مسترد یعنی لوگوں کو دے دے میں لے جانے کی ”سٹیجیل“ کے ذریعے سوشل ذکر دیا جو صرف دو وقت کے لئے ظلم کا بیان بن گیا۔

مزید برآں مالکنڈ ڈومین میں ۱۹۹۴ء سے جاری پرامن تحریک خاثر بیعت کو پارلیمنٹ کے ذریعے معامہ آؤن اور نظام عدل کے خاثر کی دستاویز مت کی سیاسی شکل ہونے سے پہلے ”اند کے لوگوں“ نے صوفی محمد صاحب کے غیر ذمہ دارانہ بیانات کے ذریعے اس معامہ کو سوشل ذکر کرنے کیلئے اپنا کام کر دکھایا، اگر تجلث سے کام نہ لیا جاتا اور سالوں سے چلی اس مبارک تحریک کو چند ماہوں تک انتظار سے گزرا لیا جاتا تو دین پرور لوگوں کی اسلیت بھی ظاہر ہو جاتی اور ”اند کے لوگوں“ کو تحریک کا کام نہ لانے کا موقع نہ ملتا اور ملک جنم زار نہ بنتا، اور لاکھوں ہم وطن اپنے ہی وطن میں بے وطن نہ ہوتے۔ اسے بسا آرزو کہ وہ کچھ شد و راقم کے خیال میں مندرجہ بالا تحریکات میں کئے گئے تسامحات (ضعف) اٹھائی فی غیر محکمہ ظلم کے زمرہ میں آتے ہیں، جسے پنجابی کہات میں (کڑی دا گھنچیا سو کو دیا) کہا جاتا ہے۔ آخر میں گزارش ہے تمام تحریکوں کو اور محکمہ میں کو اس اذک وقت میں اپنے اندر گھسے ہوئے ”اند کے لوگوں“ سے بے بیشا در رہنا چاہیے، جو اختیار کے ایما پر فرقہ وارانہ فساد کے ذریعے ملکی یکجہتی کو پارہ پارہ کر کے اس کی بنیادیں ختم کرنے پر تگے ہوئے ہیں۔ ذات باری سے دعا ہے کہ ”اند کے لوگوں“ (ای۔ پی۔ جی۔ بی۔ بی۔ سی۔) سے ملت اسلامیہ سے محضو بچر جائے۔

مائے میرے نام

جامعہ عربیہ اسلامیہ، پشاور، 08-07-2009ء

محترم، مکرم، مغتر، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی مدظلہ العالی
والسلام علیکم وعلیٰ آئینہ اللہ

سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ حزنِ گرشم و غایت سے ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی سر بلندی کے لیے صحت و غایت عمر و دروز اور نیک عمل نصیب فرمائے۔

دیگر اجول یہ کہ آپ کا رسالہ ”ماہنامہ بیہ“ ہم کو کمال تعلیمی کے ساتھ پہنچتا

ہے۔ جس کی بنا پر ہم آپ کے مدبر و مہمدا کیلئے رسالہ کے انتہائی مشکور ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمہارا رسالہ ہر لحاظ سے فربصورت ہے۔ دانشمندانہ اور پرکشش و نمایاں

اس میں شائق ہوتے ہیں۔ اور خاص طور پر ”مکتبہ حبیب“ انتہائی دلکش عنوان

ہے۔ جس کے چڑھنے سے دل کو سکون اور طبع کو صیقل نصیب ہوتا ہے۔ اللہ آپ کو ہر

رسالہ بیہ کے تمام قلم کاروں کی مزید ترقی معارف دے۔

اور اللہ تمہارے قیمتی جہاد و سریکی کوشش تمام امت کے لیے مفید بنائے۔ اور

ہم کو بھی اللہ نیک

کام کی توفیق عطا فرمائے۔ (اعترض ہم آپ کے نہایت شگراں و ہیں)۔

والسلام۔

دعوتِ عرف، سید محمد شاہد شاہد و بیٹے مدظلہ العالی۔

خدا کی جامعہ عربیہ اسلامیہ، پشاور، پشاور، پشاور

مسلمانوں! ہوشیار رہو، اپنا ایمان بچاؤ

کچھ عرصے سے معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں میں کچھ بھلا افراد یورپی ممالک میں جا کر سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو قادیانی ٹاڈ کر کے وہاں کے ٹھکوں میں جان طقی داخل کراتے ہیں۔ اس کے بچے قادیانی لائی تحرک ہے۔ اس پر ہمیں کئی دلیق لوگوں نے سوالات بھیجے ہیں

(۱) کیا ایسے شخص مسلمان رہ جاتا ہے؟

(۲) کیا ایسے شخص کے ساتھ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح کیا جاسکتا ہے؟

(۳) اگر ایسا شخص پہلے سے شادی شدہ ہے تو کیا اس کی بیوی اس کے نکاح میں رہی یا نہیں، وہ

اب کیا کرے؟

(۴) کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہو سکتی ہے، اگر ہو سکتی ہے تو اس کی کیا شکل ہے؟

جواب

(۱) مسلمان اور پاکستان اسٹیٹ کے مختلف فیصلے کے مطابق قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ ان پر وہی احکام لاگو ہوتے ہیں جو کہ دوسرے تمام غیر مسلم لوگوں پر ہوتے ہیں۔ لہذا اگر کوئی شخص جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے ہوئے بھی اپنے آپ کو غیر کے سامنے قادیانی ٹاڈ کرے تو ایک طرح سے علی الاعلان وہ منہدم شتم نبوت کا منکر ہے، وہ شخص نہ صرف ازراہ اسلام سے خارج ہے بلکہ مرتد بھی ہے۔

(۲) کسی بھی غیر مسلم اور خصوصاً مرتد کے ساتھ مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں۔

(۳) اگر کوئی شخص شادی کے بعد قادیانی ہو گیا تو اس کی بیوی کا نکاح برائے شریعت باقی نہیں

رہا۔ وہ عورت اس مرتد سے طلاق لینے بغیر صحت پوری کر کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔

(۴) ایسے شخص کی توبہ عام طریقہ سے قبول نہیں۔ اس کی توبہ صرف اس فعل میں قبول ہو سکتی

ہے کہ وہ اسی ٹکڑے میں جائے جس میں اس نے پہلے اپنے آپ کو قادیانی بنا کر رکھا تھا۔ یہ کہے کہ میں

نے آپ کے گھر سے یہ بھوت ہٹا دیا تھا کہ میں قادیانی ہوں۔ اب میں وضاحت کرتا ہوں کہ میں قادیانی

نہیں ہوں۔ اس کے بعد وہ توبہ کرے۔ اس کے بغیر توبہ قبول نہیں۔ کیونکہ قادیانی ہر سال اسی قسم کے ٹھکوں

سے لوگوں کے قادیانی ہونے کی قصد ہی کر رہا کہ دنیا کو دھوکہ دینے کے لیے اپنی رچھڑت شائع کرتے ہیں

کہ وہ کچھ سال پہلے لوگ قادیانی ہو گئے ہیں۔

منجانب۔ ابن انیس حبیب الرحمن لدھیانوی، فیصل آباد

مولانا حاجی اکرم شاہ، نیویارک (امریکہ)

جامعہ ملیہ اسلامیہ

تعارف

بعض: حضرت سید انور حسین نقیس شاہ صاحب

فیروز پور حضرت شہید القادری صاحب

- ☆ جامعہ قبا حضرت مولانا انیس الرحمن لدھیانوی نے قیام پاکستان کے بعد قائم کیا۔
- ☆ قیام پاکستان سے پہلے یہ جامعہ بعدہستان کے صوبہ مشرقی پنجاب کے شہر لدھیانوی میں دروہ اللہ والا اور بعد میں دروہ سائو ریہ کے نام سے دینی علوم کی ترویج کا کام سرانجام دے رہا تھا۔
- ☆ جامعہ قبا میں علماء و طالبات کے لئے علوم دینیہ کی تعلیم کا عمل نکھام ہے۔
- ☆ جامعہ قبا میں وفاق المدارس کے نصاب کے ساتھ ہی اسے تنگ تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔
- ☆ جامعہ قبا میں دینی علماء کی قیام پورہ جہان کے قیام و نظام میں شراہات کا جامعہ مکمل ہے۔

جامعہ قبا

جامعہ کے شعبات

جامعہ قبا

وفاق المدارس کے نصاب کے ساتھ ہی اسے تنگ تعلیم جامعہ قبا دروہ سائو ریہ اور دروہ اللہ والا میں

جامعہ قبا میں دینی علماء کی قیام پورہ جہان کے قیام و نظام میں شراہات کا جامعہ مکمل ہے۔

جامعہ قبا میں دینی علماء کی قیام پورہ جہان کے قیام و نظام میں شراہات کا جامعہ مکمل ہے۔

- ☆ جامعہ قبا میں دینی علماء کی قیام پورہ جہان کے قیام و نظام میں شراہات کا جامعہ مکمل ہے۔
- ☆ جامعہ قبا میں دینی علماء کی قیام پورہ جہان کے قیام و نظام میں شراہات کا جامعہ مکمل ہے۔
- ☆ جامعہ قبا میں دینی علماء کی قیام پورہ جہان کے قیام و نظام میں شراہات کا جامعہ مکمل ہے۔
- ☆ جامعہ قبا میں دینی علماء کی قیام پورہ جہان کے قیام و نظام میں شراہات کا جامعہ مکمل ہے۔

مجلس منتظمہ مسجد مدرسہ والی محلہ خالصہ کالج، فیصل آباد

مجلس منتظمہ مسجد مدرسہ والی محلہ خالصہ کالج، فیصل آباد
041-8711569